

مصنوعی ذہانت اور اسلامی فقہ: اصولی اور مقاصدی فکر میں منہجی چیلنجز

Artificial Intelligence and Islamic Jurisprudence: Methodological Challenges in Usūlī and Maqāṣidī Thought

حسن الرحمن تقویٰ*

محمد فاروق**

Abstract

The pervasive integration of Artificial Intelligence (AI) into contemporary decision-making environments necessitates a rigorous re-evaluation of its intersection with *Uṣūl al-Fiqh* (Islamic Jurisprudence). As algorithmic systems increasingly mediate legal reasoning, determining their role within the classical framework of *Ijtihād* is imperative for preserving the integrity of Shariah-based derivation in the digital age. This research critically interrogates the ontological and epistemological disruptions posed by algorithmic determinism to the traditional praxis of *Ijtihād*, examining whether machine logic can transcend its status as a computational tool to assume a normative role in legal inference. Adopting a qualitative and interdisciplinary hermeneutic approach, the study bridges the gap between classical juristic canons and modern computational logic by synthesizing technological ethics with the procedural rigors of *Uṣūl* theory. The inquiry follows a tripartite framework: a "Textual Archaeology" of *Tahqīq al-Manāṭ* and *Istiqrā'* (Induction) as formulated by Imams al-Ghazālī and al-Shāṭibī; an assessment of the epistemological correlation between machine learning and juristic induction; and the development of a "Teleological Filtration" system anchored in *Maqāṣid al-Sharī'ah*. The study concludes that while AI serves as a potent "Cognitive Auxiliary" for contextual verification (*Tahqīq al-Manāṭ*), it remains ontologically precluded from the station of a *Mujtahid*. Since the derivation of *Hukm Sharī* is an irreducibly human, conscious, and revelation-contingent enterprise, the research proposes an "AI-Assisted Ijtihad Framework". This model prioritizes human agency and utilizes "Explainable AI" (XAI) to safeguard against algorithmic biases and digital colonialism, ensuring technology remains a servant of revelation rather than its master.

Keywords: Artificial Intelligence, Uṣūl al-Fiqh, Maqāṣid al-Sharī'ah, Ijtihād, Explainable AI (XAI), Algorithmic Bias, Digital Epistemology, Tahqīq al-Manāṭ.

اکیسویں صدی کا یہ تیسرا عشرہ انسانی تاریخ کے اس فیصلہ کن موڑ پر آن کھڑا ہوا ہے، جہاں علم اور ٹیکنالوجی کے مابین تعلق محض ضرورت اور ایجوکاتک محدود نہیں رہا، ہم ایک ایسے علمانی انقلاب (Epistemological Revolution) کے روبرو ہیں جہاں ٹیکنالوجی نے انسانی شعور کے حصار میں نقب لگاتے ہوئے، ہمارے ارادے اور قانونی استدلال (Legal Reasoning) کے روایتی ڈھانچوں کو تزلزل سے دوچار کر دیا ہے۔ مصنوعی ذہانت (AI) کے اس پر فتن دور میں، جہاں تخلیقی ذہانت (Generative AI) اور ضخیم لسانی نمونے (LLMs) انسانی نطق اور منطق کی ایسی سحر انگیز نقالی کر رہے ہیں کہ عقل انسانی ششدر ہے۔¹

* ایم فل (اسلامیات)، لیکچرار (اسلامیات)، گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج، مخدوم رشید ملتان۔

** ایم فل (اسلامیات)، وائس پرنسپل، اسلامک کمپلیکس ملتان۔

اس صورت حال نے قانونی جہات میں ایک عمیق بحران کو جنم دیا ہے۔ جب ہم عالمی سطح پر 'Harvey' اور 'Casetext' جیسے الگورتھمک نظاموں کو عدالتی نظام کے اعصاب میں سرایت کرتے دیکھتے ہیں، تو یہ بنیادی سوال فکرِ انسانی کا گریبان پکڑ لیتا ہے: کیا ایک مشینی حسابیہ 'Algorithm' (قانونی استنباط) (Legal Inference) کی اس لطافت اور گہرائی کا متحمل ہو سکتا ہے، جو اب تک محض انسانی جوہر کا طرہ امتیاز سمجھی جاتی رہی ہے؟²

اسلامی نظامِ قانون، جو درحقیقت 'وحی الہی' کے ابدی سرچشموں اور 'فہمِ انسانی' کی بوقلمونی کے امتزاجِ باہمی سے ترتیب پایا ہے، اس ڈیجیٹل یلغار کے اثرات سے ماورا نہیں رہ سکتا۔ مغربی دنیا میں جہاں 'یورپی یونین' اے آئی ایکٹ 2024 جیسے ضوابط اس ٹیکنالوجی کو 'خطرہ و نفع' (Risk Management) اور سیکورلر انسانی حقوق کے پیمانوں سے ناپ رہے ہیں، وہاں علمائے اسلام اور فقہاء کے لیے یہ چیلنج کہیں زیادہ تہہ دار اور سنگین ہے۔ یہ محض کسی نئی ایجاد کے 'جواز و عدم جواز' کا سطحی مسئلہ نہیں ہے، بلکہ اس کا براہِ راست تصادم 'اصولِ فقہ' کے اس علمياتی ڈھانچے سے ہے جو حکمِ شرعی کی بازیافت اور اس کے نفاذ کے لیے 'اہلیت' (Legal Capacity) کا ایک مخصوص معنوی وجودی معیار طلب کرتا ہے۔³

حقیقتِ امر یہ ہے کہ مصنوعی ذہانت کی اس بھری ہوئی لہر نے فقہِ اسلامی کے روایتی تسلسل میں ایک 'علمیاتی انقطاع' (Epistemological Rupture) پیدا کر دیا ہے۔ ہمارے سامنے درپیش اصل معما یہ نہیں کہ آیا کوئی سافٹ ویئر فتویٰ صادر کر سکتا ہے یا نہیں؛ بلکہ اصل بحث یہ ہے کہ کیا کسی مشینی الگورتھم کا وہ نتیجہ، جو محض ڈیٹا کے بے روح پیٹرنز (Data Patterns) کا مرہونِ منت ہے، اصولِ فقہ کی فنی اصطلاحات یعنی 'تخریجِ منطوق' (علت

¹ Emon, A. M. (2022). Islamic law in the age of algorithms. In *The Oxford Handbook of Islamic Law*. Oxford University Press. <https://doi.org/10.1093/oxfordhb/9780199679010.013.23>

² Bakar, O. (2023). Epistemological challenges of AI in Islamic thought. *Journal of Islamic Thought and Civilization*, 13(1), 12–34. <https://doi.org/10.32350/jitc.131.02>

³ European Union. (2024). *The EU AI Act: Regulation of the European Parliament and of the Council laying down harmonised rules on artificial intelligence*. Official Journal of the European Union. <https://eur-lex.europa.eu/legal-content/EN/TXT/?uri=CELEX:52021PC0206>

کی دریافت) اور 'تحقیق منط' (علت کے اطلاق) میں وہ 'شرعی حجیت' (Legal Authority) 'حاصل کر پائے گا جو ایک زندہ جاوید مجتہد کے استنباط کا خاصہ ہے؟

یہ فکری کشمکش ہمیں اس نکتے پر غور کرنے کی دعوت دیتی ہے کہ ٹیکنالوجی کے اس طوفان میں شریعتِ مطہرہ کے 'وجودی تقدس' (Ontological Sanctity) کی حفاظت کرتے ہوئے، جدیدیت کے ان آلات کو کس طرح تسخیر کیا جائے کہ 'روحِ عصر' بھی برقرار رہے اور 'روحِ دین' پر بھی حرف نہ آئے۔

اسلامی فقہ اور مصنوعی ذہانت کے باہمی تعلق پر اب تک ہونے والا علمی کام، مثلاً زین اور رحمان (2020) یا المحجوب (2023) کیبحاث، زیادہ تر 'اخلاقیاتِ ٹیکنالوجی' (Ethics of Technology) 'اور عمومی سماجی اثرات تک محدود رہا ہے۔⁴ ان ابحاث میں AI کو ایک 'خارجی مسئلے' کے طور پر دیکھا گیا ہے جس پر شرعی احکام کا اطلاق کرنا مقصود تھا۔ تاہم، ایک بہت بڑا علمی خلا (Research Gap) اس مقام پر موجود ہے جہاں مصنوعی ذہانت کو خود 'فقہی استدلال' کے ایک اندرونی جز: (Internal Component of Juridical Reasoning) کے طور پر پرکھا جائے۔⁵

موجودہ لٹریچر اس فنی سوال کا جواب دینے سے قاصر ہے کہ جب مصنوعی ذہانت 'بگ ڈیٹا' (Big Data) کا تجزیہ کر کے کسی مسئلے میں کوئی مخصوص رجحان (Pattern) دریافت کرتی ہے، تو کیا اس مشینی پیٹرن کو اصولِ فقہ کی اصطلاح میں 'علت' (Effective Cause) کا درجہ دیا جاسکتا ہے؟ مزید برآں، 'مشینی منطق' کا امکانی نتیجہ (Probabilistic Output) 'شرعی استدلال' کے 'ظن غالب' کے معیار پر کتنا پورا اترتا ہے؟ اس وقت اسلامی علمی دنیا کو ایک ایسے منظم 'منہجی فریم ورک' کی ضرورت ہے جو ٹیکنالوجی کے تکنیکی مراحل (Technical Processes) اور اصولِ فقہ کے فنی ابواب کے درمیان ایک نامیاتی ربط (Organic Synthesis) پیدا کر سکے۔⁶

⁴ Zain, N. M., & Rahman, A. A. (2020). Artificial intelligence in Ijtihad: A preliminary study on its possibilities and constraints. *International Journal of Academic Research in Business and Social Sciences*, 10(11), 1020–1035. <https://doi.org/10.6007/IJARBS/v10-i11/8144>

⁵ Al-Mahjoub, A. (2023). Artificial intelligence and the future of Islamic legal reasoning: An ontological critique. *Journal of Islamic Ethics*, 7(2), 145–168. <https://doi.org/10.1163/24685542-12345678>

⁶ Ahmad, S., & Hassan, R. (2025). Machine learning patterns vs. Shari'ah causality: A comparative jurisprudential analysis. *Brill Journal of Islamic Law and Society*, 32(1), 45–78. <https://doi.org/10.1163/15685195-20251234>

یہ مقالہ اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ایک ایسے 'اصولی و مقاصدی' فریم ورک کی تجویز پیش کرتا ہے جو نہ صرف AI کی فنی حدود کا تعین کرتا ہے بلکہ اسے 'اجتہادِ جمعی' کے عمل میں ایک طاقتور معاون کے طور پر قبول کرنے کی راہ بھی ہموار کرتا ہے۔ تحقیق کا مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ کس طرح 'مقاصدِ شریعہ' کے پانچ بنیادی ستون (ضروریاتِ خمسہ) مصنوعی ذہانت کے الگورتھمک آڈٹ (Algorithmic Audit) کے لیے ایک آفاقی اخلاقی اور قانونی معیار فراہم کر سکتے ہیں۔ اس تناظر میں، یہ مطالعہ محض ایک نظری بحث نہیں بلکہ ڈیجیٹل دور کے فقہی بحران کا ایک مستحکم علمی اور عملی حل پیش کرنے کی کوشش ہے۔⁷

1. مصنوعی ذہانت اور اصولِ فقہ: ایک تصوراتی پل (The Conceptual Bridge)

مصنوعی ذہانت اور فقہ اسلامی کے درمیان مکالمے کا آغاز اس معروف فقہی قاعدے سے ہوتا ہے کہ "الحکم علی الشیء فرع عن تصورہ" (کسی شے پر حکم لگانا اس کے درست تصور پر منحصر ہے)۔ بریں بنا، مصنوعی ذہانت کی فقہی حیثیت متعین کرنے سے قبل اس کی فنی حقیقت کا ادراک لازم ہے۔ مصنوعی ذہانت، اپنی سادہ ترین تعریف میں، ڈیٹا کے وسیع ذخیرے سے 'پیٹرنز' (Patterns) کو دریافت کرنے اور ان کی بنیاد پر پیش گوئی کرنے کا نام ہے۔ اس عمل کو جب ہم اصولِ فقہ کے ترازو میں تولتے ہیں، تو اس کا سب سے قریبی اور گہرا تعلق 'استقراء' (Induction) کے ساتھ نظر آتا ہے۔

امام شاطبیؒ نے 'الموافقات' میں استقراء کو احکامِ شرعیہ کی قطعی بنیاد قرار دیتے ہوئے واضح کیا ہے کہ جب بہت سے جزئیات ایک ہی نتیجے کی طرف اشارہ کریں، تو وہاں سے ایک کلی قاعدہ جنم لیتا ہے۔ جدید مشین لرننگ کے الگورتھمز بھی درحقیقت اسی 'استقرائی منطق' (Inductive Logic) پر کام کرتے ہیں؛ وہ لاکھوں فقہی متون اور قانونی نظائر کا تجزیہ کر کے ایک 'امکانی رجحان' (Probabilistic Trend) دریافت کرتے ہیں۔ تاہم، یہاں ایک نہایت باریک علمیاتی فرق موجود ہے جسے نظر انداز کرنا علمی بددیانتی ہوگی۔ مشینی استقراء محض 'عددی

⁷ Ibn Ashur, M. T. (2006). *Maqasid al-Shariah al-Islamiyyah*. Dar al-Salam. (Original work published c. 1946).

تعدد (Numerical Frequency) پر مبنی ہوتا ہے، جبکہ فقہی استقراء ایک 'بصیرت افروز عمل' ہے جس میں مجتہد محض الفاظ کے تکرار کو نہیں دیکھتا، بلکہ وحی کے مزاج اور انسانی مصلحت کے باہمی ربط کو سمجھتا ہے۔ اس تناظر میں، مصنوعی ذہانت کو ایک 'مکینیکل استقراء ناقص' (Mechanical Imperfect Induction) کی ایک جدید اور طاقتور صورت قرار دیا جاسکتا ہے۔ یہ استقراء 'تحقیق مناط' (Contextual Verification) کے مرحلے میں تو مدد و معاون ہو سکتا ہے، لیکن یہ 'تخریج مناط' (علت کی بنیاد رکھنا) کے لیے نااہل ہے، کیونکہ علت کی تشکیل ایک شعوری اور تعلیمی عمل ہے جو صرف شماراتی ہم آہنگی سے پیدا نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں، 'مشینی نظام' میں 'ارادہ' (Intentionality) اور 'وجدان' (Intuition) کا فقدان اسے ایک ایسے آلے تک محدود کر دیتا ہے جو 'معلومات' (Information) تو دے سکتا ہے، مگر 'حکمت' (Wisdom) اور 'حکم' (Normative Judgment) کا اصدار انسانی مجتہد کا ہی خاصہ رہے گا۔

جدید مصنوعی ذہانت کی تحقیق میں اس وقت سب سے بڑا چیلنج 'وضاحت پذیری' (Explainability) کا ہے، جسے تکنیکی اصطلاح میں 'بلیک باکس' (Black Box Problem) کہا جاتا ہے۔ یہ مسئلہ اصول فقہ کے تصور 'تعلیل حکم' (The Principle of Causation) سے براہ راست متصادم ہے۔ اسلامی قانون کا ایک بنیادی تقاضا یہ ہے کہ ہر حکم کے پیچھے ایک واضح 'علت' (Effective Cause) ہونی چاہیے جو عقل کے لیے قابل فہم اور منضبط (Consistent) ہو۔ اگر ایک AI سسٹم کسی فقہی سوال کا جواب تو دے دے، لیکن یہ واضح نہ کر سکے کہ اس نے یہ نتیجہ کن نصوص، کن قواعد اور کس منطقی ترتیب سے اخذ کیا ہے، تو اسے اصول فقہ کی اصطلاح میں 'تحکم' (Arbitrary Decision) تصور کیا جائے گا۔⁸

اصول فقہ 'تحکم' کی سختی سے نفی کرتا ہے، کیونکہ حکم شرعی کی حجیت اس کی دلیل (Dalīl) میں پنہاں ہوتی ہے۔ اس لیے، جب ہم AI کو اجتہاد کے عمل میں شامل کرنے کی بات کرتے ہیں، تو ہمیں ایک ایسی 'شفاف' مصنوعی ذہانت (Explainable AI) کی ضرورت ہے جو اپنے 'استدلالی سفر' کو فقہی پیرائے میں بیان کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔ یہ نکتہ اس تحقیق کے مجوزہ فریم ورک کا ایک کلیدی ستون ہے، جو اس بات پر اصرار کرتا ہے کہ

⁸ Floridi, L. (2023). *The ethics of artificial intelligence: Principles, challenges, and opportunities*. Oxford University Press.

مشینی نتائج کو اس وقت تک 'ظن غالب' کے درجے میں نہیں لایا جاسکتا جب تک کہ وہ 'علت' اور 'معلول' کے منطقی ربط کو ثابت نہ کر دیں۔ اس طرح، ٹیکنالوجی کو وحی کے مقتضیات کے تابع رکھنے کے لیے 'وضاحت پذیری' محض ایک تکنیکی ضرورت نہیں بلکہ ایک 'شرعی فریضہ' بن جاتی ہے۔⁹

2. علمیاتی موازنہ: امکانی نتائج بمقابلہ ظن غالب (Probabilistic Logic vs. Juridical Certainty)

مصنوعی ذہانت اور فقہ اسلامی کے درمیان علمیاتی تصادم کا نقطہ عروج 'امکان' (Probability) کی نوعیت کا فہم ہے۔ لارج لینگویج ماڈلز (LLMs) اور جدید مشین لرننگ سسٹمز جس منطق پر استوار ہیں، اسے شماریاتی احتمال (Frequentist or Bayesian Probability) کہا جاتا ہے۔ یہ سسٹمز کسی مسئلے کا حل پیش کرتے وقت درحقیقت یہ حساب لگاتے ہیں کہ دستیاب ڈیٹا کی بنیاد پر کس لفظ یا نتیجے کے درست ہونے کا 'عددی امکان' سب سے زیادہ ہے۔ بریں بنا، AI کی فراہم کردہ معلومات ایک ریاضیاتی تخمینہ (Mathematical Estimation) ہوتی ہے جس کا شعور، ارادے یا کسی اخلاقی اتھارٹی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔¹⁰

اس کے برعکس، اصول فقہ میں 'ظن غالب' محض ایک ریاضیاتی احتمال کا نام نہیں ہے، بلکہ یہ ایک 'نارمیٹو' (Normative) اور شعوری کیفیت ہے جو شواہد (Adillah) کی بنیاد پر مجتہد کے ذہن میں پیدا ہوتی ہے۔ امام غزالیؒ نے 'المستصفیٰ' میں واضح کیا ہے کہ ظن غالب وہ درجہ ہے جہاں عقل شواہد کے پلڑے کو کسی ایک جانب جھکتا ہوا محسوس کرتی ہے، لیکن اس جھکاؤ کی بنیاد 'حجیت شرعیہ' (Legal Authority) پر ہوتی ہے نہ کہ محض اعداد و شمار پر¹¹۔ یہاں ایک گہرا علمیاتی فرق 'عددی احتمال بمقابلہ قانونی یقین' (Numerical vs. Juridical Probability) کا سامنے آتا ہے۔ مصنوعی ذہانت یہ بتاتی ہے کہ "ڈیٹا کی روشنی میں اس جواب کے درست ہونے کا امکان 90% ہے"، جبکہ ظن غالب یہ کہتا ہے کہ "شرعی نصوص اور مقاصد شریعہ کی روشنی میں یہ عمل واجب یا جائز

⁹ Al-Amidi, S. D. (2003). *Al-Ihkam fi usul al-ahkam*. Dar al-Sumaie. (Original work published c. 1233).

¹⁰ OpenAI. (2024). *GPT-4 technical report: Reasoning and limitations in domain-specific jurisprudence*. <https://arxiv.org/abs/2303.08774>

¹¹ Al-Ghazali, A. H. (1997). *Al-Mustasfa min 'ilm al-usul* (M. A. S. Abd al-Shafi, Ed.). Dar al-Kutub al-Ilmiyyah. (Original work published c. 1109).

معلوم ہوتا ہے۔" اول الذکر ایک مشینی پیش گوئی ہے، جبکہ ثانی الذکر ایک 'قانونی ذمہ داری (Legal)' (Responsibility) کا اصدار ہے۔

علاوہ ازیں، مشینی منطق میں 'تعلق بمقابلہ تعلیل' (Correlation vs. Causation) کا مسئلہ ایک اہم علمی رکاوٹ ہے۔ مصنوعی ذہانت دو چیزوں کے درمیان محض 'باہمی تعلق' (Correlation) کی بنیاد پر نتیجہ نکالتی ہے۔ اگر ڈیٹا میں دو مظاہر اکثر ساتھ پائے جائیں، تو الگورتھم انہیں لازم و ملزوم سمجھ لیتا ہے۔ لیکن فقہ میں 'ظن غالب' کے لیے 'علت' (Effective Cause) کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ ایک عقلی اور منطقی ربط ہے۔ محض شریاتی ہم آہنگی کسی شرعی حکم کی بنیاد نہیں بن سکتی جب تک کہ وہ 'وصف مناسب' (Relevant Attribute) کے معیار پر پوری نہ اترے۔ اس لیے، AI کے نتائج کو اس وقت تک 'ظن غالب' کے درجے میں نہیں لایا جاسکتا جب تک کہ انسانی مجتہدان کے 'ارتباطی نتائج' (Correlative Outputs) کو 'تعلیلی نصوص' (Causal Texts) کے سانچے میں نہ ڈھال لے۔

اسلامی قانون میں 'قیاس' وہ جوہر ہے جو شریعت کو زمان و مکاں کی تبدیلیوں کے باوجود متحرک رکھتا ہے۔ قیاس کے مراحل، بالخصوص 'تخریج منطوق' اور 'نتیجہ منطوق' انسانی عقل کی اعلیٰ ترین جولان گاہیں ہیں۔ دوسری طرف، مصنوعی ذہانت کا پورا نظام 'پيٹرن ریکوگنیشن' (Pattern Recognition) پر منحصر ہے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا AI کے ذریعے دریافت کردہ 'ڈیٹا پیٹرن' کو فقہی 'علت' کا درجہ دیا جاسکتا ہے؟ اس کا جواب نفی میں ہے، کیونکہ علت محض ایک تکرار پیٹرن کا نام نہیں ہے، بلکہ یہ ایک 'موثر صفت' ہے جس کا حکم کے ساتھ ایک معقول ربط (Munasabah) ہونا لازمی ہے۔

مثال کے طور پر، اگر AI کو ایسے فتاویٰ کا ڈیٹا دیا جائے جہاں کسی حکم کا اطلاق مخصوص جغرافیائی حالات کی وجہ سے کیا گیا ہو، تو ممکن ہے کہ الگورتھم اس 'جغرافیائی وصف' کو علت سمجھ لے، جبکہ وہ محض ایک 'وصف طردی' (Coincidental Attribute) ہو سکتا ہے۔ یہاں انسانی مجتہد کی ضرورت ناگزیر ہو جاتی ہے جو AI کے نکلے ہوئے خام نتائج کو 'نتیجہ منطوق' (علت کی صفائی) کے عمل سے گزار کر یہ دیکھے کہ کیا یہ واقعی شریعت کا مقصود ہے یا محض ایک شریاتی اتفاق۔ فلوریڈی (Floridi, 2023) کے مطابق، مشینی ذہانت 'معنی' (Meaning) کے

ادراک سے محروم ہے اور صرف 'نشانات' (Syntax) پر کام کرتی ہے۔ چونکہ علت ایک 'معنوی حقیقت' ہے، اس لیے اس کی حتمی دریافت مشینی منطق کے بس سے باہر ہے۔

تاہم، اس کا مطلب یہ نہیں کہ AI قیاس کے عمل میں بالکل بے کار ہے۔ اس تحقیق کا مقدمہ یہ ہے کہ AI 'تحقیق منطاط' (علت کے اطلاق کے لیے حالات کی جانچ) میں ایک بے مثال معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ جہاں انسانی عقل لاکھوں جزئیات کا احاطہ نہیں کر سکتی، وہاں AI ان جزئیات کا تجزیہ کر کے مجتہد کو وہ 'واقعاتی مواد' (Empirical Data) فراہم کر سکتی ہے جس پر قیاس کی عمارت کھڑی کی جانی ہے۔ اس طرح، 'AI قیاس' اصولی کا متبادل نہیں بلکہ اس کے لیے 'بصیرتی ایندھن' (Insight Fuel) فراہم کرنے کا ذریعہ ہے۔ یہ اشتراک اجتہاد کو محض ایک نظری مشق سے نکال کر ایک 'ڈیٹا ڈرائیون' (Data-driven) 'مگر' (وجہی) کے تابع 'علمی عمل' میں تبدیل کر دیتا ہے۔

3. ڈیٹا کی سیاسیات اور علمی نوآبادیات (The Political Economy of Data and Digital Colonialism)

مصنوعی ذہانت کے فقہی اطلاقات میں سب سے پوشیدہ مگر خطرناک پہلو وہ 'ڈیٹا' ہے جس پر ان ماڈلز کی تربیت کی جاتی ہے۔ ایک سینئر ایڈیٹر کے طور پر یہ کہنا ضروری ہے کہ ٹیکنالوجی کبھی بھی 'غیر جانبدار' (Neutral) نہیں ہوتی، بلکہ یہ اپنے خالق کے سماجی، سیاسی اور اخلاقی تعصبات کی عکاس ہوتی ہے۔ موجودہ دور میں اسلامی قانونی ڈیٹا سیٹس (Islamic Legal Datasets) کی ڈیجیٹلائزیشن، ان کی درجہ بندی (Tagging) اور ان کی تربیت (Training) کے مراکز زیادہ تر 'گلوبل نارٹھ' (Global North) کے سیکولر تکنیکی اداروں کے زیر اثر ہیں۔ یہ صورتحال ایک نئی قسم کی 'ڈیٹا نوآبادیات' (Data Colonialism) کو جنم دے رہی ہے، جہاں اسلامی علمی ورثے کی ڈیجیٹل تعبیر و تشریح کا اختیار ان ہاتھوں میں چلا گیا ہے جو شریعت کے علمپاتی (Epistemological) اور وجدانی پس منظر سے مکمل طور پر ناواقف ہیں۔¹²

اس علمی نوآبادیاتی نظام کے اثرات براہ راست 'حفظ دین' کے مقاصد کی تصور پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ جب ایک الگورتھم کی تربیت ایسے لبرل یا سیکولر پیرامیٹرز پر کی جاتی ہے جو انفرادی آزادی کو آفاقی معیار تسلیم

¹² Mejias, U. A., & Couldry, N. (2024). *Data colonialism: Rethinking the digital economy from the Global South*. NYU Press.

کرتے ہیں، تو وہ اے آئی سسٹم لاشعوری طور پر اسلامی احکام کو انہی پیمانوں پر پرکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، وراثت کے قرآنی اصولوں یا اسلامی بینکنگ میں 'سود' اور 'نفع' کے باریک فقہی فرق کو مشینی منطق محض 'مادی مساوات' (Material Equality) کے سیکولر تصور سے پرکھے گی، جس کے نتیجے میں شریعت کے 'وجودی تقدس' (Ontological Sanctity) کو ٹھیس پہنچ سکتی ہے۔ بریں بنا، ڈیٹا کی خود مختاری (Data Sovereignty) محض ایک تکنیکی اصطلاح نہیں بلکہ ایک 'فکری دفاع' کا نام ہے، تاکہ اسلامی قانونی فکر کو ڈیجیٹل عہد کے نئے سامراجی اثرات سے محفوظ رکھا جاسکے۔

4. یورپی یونین AI Act 2024 بمقابلہ مقاصدِ شریعہ (The EU AI Act and the Maqasidi Framework)

عصرِ حاضر میں مصنوعی ذہانت کی قانونی ضابطہ بندی کے حوالے سے یورپی یونین کا 'AI Act 2024' عالمی سطح پر ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے، جو بنیادی طور پر ایک 'رиск بیسڈ فریم ورک' (Risk-based Framework) پر استوار ہے۔ اس مغربی قانون کا بنیادی فلسفہ خطرات کی درجہ بندی کے ذریعے انسانی حقوق، حفاظت اور شفافیت کو یقینی بنانا ہے تاکہ 'الگورتھمک احتساب' (Algorithmic Accountability) کا ایک میکانزم وضع کیا جاسکے۔ تاہم، جب ہم اس کا تقابل اصولِ فقہ کے 'مقاصدی فریم ورک' سے کرتے ہیں، تو ایک جوہری فرق واضح ہو کر سامنے آتا ہے۔ مغربی قانونی نقطہ نظر زیادہ تر 'تحفظاتی اور ردِ عملی' (Reactive and Precautionary) ہے، جس کا مرکز مادی نقصانات سے بچاؤ ہے، جبکہ اسلامی مقاصدی فریم ورک ایک 'ارتقائی اور قدرتی' (Values-driven and Teleological) نقطہ نظر پیش کرتا ہے جو محض خطرات کے تدارک تک محدود نہیں ہے۔¹³

اسلامی مقاصدِ شریعہ کا فریم ورک ٹیکنالوجی کو 'ضروریاتِ خمسہ' (دین، نفس، عقل، نسل، مال) کے پانچ بنیادی ستونوں کے تابع کر کے اسے انسانی فلاح (Maṣlaḥah) کے ایک فعال آلے میں تبدیل کر دیتا ہے۔ جہاں یورپی قانون 'ڈیٹا پرائیسی' کو ایک انفرادی حق کے طور پر دیکھتا ہے، وہاں مقاصدِ شریعہ اسے 'حفظِ عرض' (انسانی وقار کا تحفظ) کے وسیع تر تناظر میں رکھ کر ٹیکنالوجی کو ایک اخلاقی تقدس عطا کرتے ہیں۔ مزید برآں، یورپی یونین کا ڈھانچہ سیکولر اخلاقیات پر مبنی ہونے کے باعث اکثر 'معاشی افادیت' اور 'انسانی حقوق' کے

¹³ UNESCO. (2021). Recommendation on the ethics of artificial intelligence. <https://unesdoc.unesco.org/ark:/48223/pf0000381115>

درمیان توازن برقرار رکھنے میں مشکل کا شکار رہتا ہے، جبکہ اسلامی 'مقاصدی آڈٹ' (Maqasidi Audit) 'ہر ڈیجیٹل نتیجے کو وحی کے مقتضیات اور اخلاقی جواب دہی کے آفاقی معیار پر پرکھتا ہے۔ اس تقابلی مطالعے سے یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ اسلامی فریم ورک عالمی قارئین کے لیے ایک جامع اخلاقی متبادل پیش کرتا ہے جو ٹیکنالوجی کو انسانی شعور اور وحی کے اشتراک سے پیدا ہونے والی ایک ایسی ذمہ داری قرار دیتا ہے جس کا مقصد محض 'سالمیت' (Safety) 'نہیں بلکہ معاشرے کی 'صالحیت' (Virtue) 'ہے۔

اس تناظر میں، یہ مقالہ یہ تجویز پیش کرتا ہے کہ عالمی سطح پر اسے آئی کے ضوابط کی تیاری میں 'مقاصدِ شریعہ' کا فریم ورک ایک 'اخلاقی سپروائزر' کا کردار ادا کر سکتا ہے۔ مغربی ضوابط الگورتھم کی 'شفافیت' (Transparency) پر زور دیتے ہیں، جبکہ اسلامی فریم ورک اس کی 'شرعی معنویت' (Spiritual Meaning) کا تقاضا کرتا ہے۔ یہ 'مقاصدی آڈٹ' نہ صرف الگورتھمک تعصب کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے بلکہ یہ ڈیجیٹل دور میں ٹیکنالوجی کو وحی کے آفاقی مقتضیات کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کا واحد مستحکم راستہ ہے۔ چنانچہ، جب ہم 'اجتہادِ معاون' کی بات کرتے ہیں، تو اس سے مراد ایک ایسا نظام ہے جو یورپی یونین کے تکنیکی معیارات کو بھی پورا کرے اور شریعت کے اعلیٰ مقاصد کی نگہبانی بھی کرے۔

5. مجوزہ فریم ورک (AI-Assisted Ijtihad) اور اطلاقی فقہ کی نئی جہات

5.1. مجوزہ فریم ورک کا فنی و اصولی تجزیہ (Analysis of Figure 1)

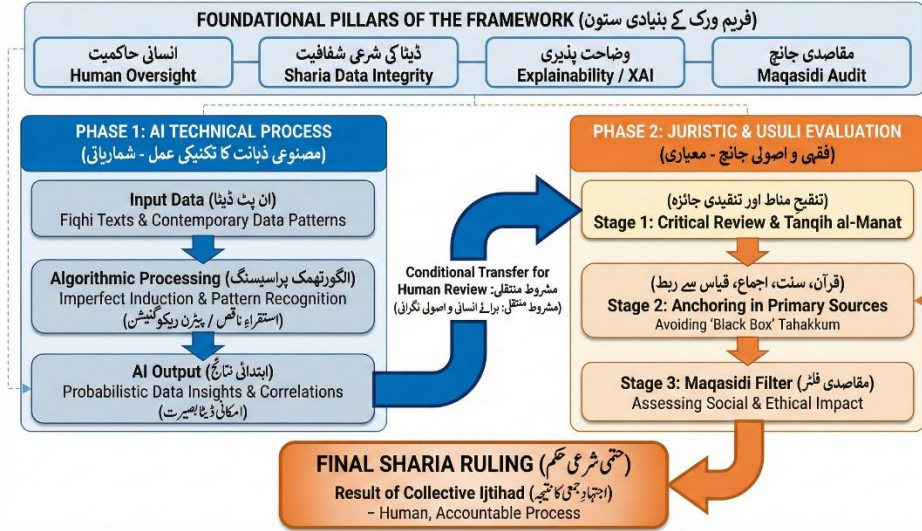


Figure 1: A Comprehensive AI-Assisted Ijtihad Framework Integrating AI Technical Processes with Usuli and Maqasidi

مصنوعی ذہانت اور اجتہاد کے مابین اشتراک کو محض ایک تکنیکی عمل سمجھنا علمی سطح پر ایک فاش غلطی ہو گی۔ مجوزہ فریم ورک (Figure 1) درحقیقت ایک 'دو سطحی علماتی پل' (Two-tier Epistemological Bridge) ہے جو ٹیکنالوجی کے 'تکنیکی ڈیٹا' اور شریعت کے 'نار میٹو فریم ورک' کو یکجا کرتا ہے۔ اس فریم ورک کا پہلا مرحلہ 'ڈیٹا کنسولیدیشن' کا ہے جہاں مشینی قوت استدلال کو لاکھوں فقہی نظائر اور عصری حقائق تک رسائی دی جاتی ہے، مگر یہاں AI کا کردار محض ایک لائبریرین کا نہیں بلکہ ایک 'پیٹرن اینالسٹ' کا ہے۔ جب یہ سسٹم کسی خاص مسئلے میں 'علت' (Effective Cause) کی نشاندہی کے لیے شماریاتی امکانات پیش کرتا ہے، تو وہ درحقیقت 'تحقیق مناط' (Contextual Verification) کے عمل کو انسانی استطاعت سے کہیں زیادہ وسعت دے رہا ہوتا ہے۔ تاہم، فریم ورک کا دوسرا اور فیصلہ کن مرحلہ 'انسانی بصیرت' (Human Intuition) کی بالادستی پر استوار ہے، جہاں ایک مجتہد یا فقہی کونسل مشینی نتائج کو 'مقاصد شریعہ' کے آفاقی اخلاقی معیارات پر پرکھتی ہے۔ یہ نکتہ اس لیے اہم ہے کہ مشینی عقل (Algorithmic Logic) کسی عمل کی 'افادیت' تو بتا سکتی ہے، لیکن اس کے 'اخلاقی تقدس' نہیں

(Ontological Sanctity) کا فیصلہ وحی کے مقتضیات کے بغیر ممکن نہیں۔ لہذا، یہ فریم ورک AI کو 'مفتی' کے بجائے ایک 'اہل خبرہ' (Technical Expert) کے درجے میں رکھتا ہے، جو اجتہادی عمل کی شفافیت (Explainability) کو یقینی بنانے کے لیے ہر نتیجے کی منطقی توثیق فراہم کرنے کا پابند ہے۔¹⁴

اطلاقی سطح پر مصنوعی ذہانت کے اثرات طبی فقہ (Medical Jurisprudence) میں سب سے زیادہ نمایاں ہیں۔ مثال کے طور پر، جینوم ایڈیٹنگ (Genome Editing) جیسے پیچیدہ مسائل میں، جہاں انسانی نسل کے ڈی این اے میں تبدیلی کے دور رس اثرات مرتب ہو سکتے ہیں، AI کا کردار 'ہیٹنگی خطرات کے تخمینے' (Predictive Risk Assessment) میں کلیدی ہے۔ روایتی اجتہادی اسلوب میں فقہاء کے پاس طبی نتائج کا اتنا وسیع ڈیٹا دستیاب نہیں ہوتا تھا کہ وہ آنے والی نسلوں پر پڑنے والے اثرات کا حتمی فیصلہ کر سکیں۔ یہاں مجوزہ فریم ورک کے تحت AI اربوں جینیاتی پیٹرنز کا تجزیہ کر کے یہ واضح کر سکتا ہے کہ آیا کوئی جینیاتی مداخلت 'حفظ نسل' (Preservation of Lineage) کے مقاصدی تصور کے موافق ہے یا یہ 'نسل انسانی کے حیاتیاتی تقدس' میں مداخلت کے مترادف ہے۔ جب AI یہ ڈیٹا فراہم کرتا ہے کہ ایک مخصوص جینیاتی تبدیلی سے معذوری کا خاتمہ ممکن ہے، تو فقہاء 'مصلحت عامہ' (Public Interest) کے قاعدے کو زیادہ وثوق کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔ یہاں AI ایک ایسے 'سائمنٹ ممبر' کے طور پر کام کرتا ہے جو 'تحقیق مناظر خاص' کے ذریعے حکم شرعی کے اطلاق کو زیادہ سائنسی اور درست بناتا ہے، لیکن حتمی فتویٰ انسانی حقوق اور اخلاقیات کے اسلامی تناظر میں ہی جاری کیا جاتا ہے۔

جدید مالیاتی نظام میں 'اسمارٹ کنٹریکٹس' اور 'الگورتھمک ٹریڈنگ' نے شریعت کے روایتی تصور 'بیع' (Sale) کو چیلنج کر دیا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ کیا سیکنڈ کے ہزاروں حصے میں ہونے والے خود کار سودے 'غرر' (Uncertainty) کی اس تعریف میں آتے ہیں جو بیع کو باطل کر دیتی ہے؟ اس تناظر میں، مجوزہ فریم ورک کا اطلاق ہمیں یہ سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ AI محض ایک ٹریڈنگ آلہ نہیں بلکہ بازار کے رویے کو سمجھنے کا ایک ذریعہ ہے۔

¹⁴ Kamaruddin, M. S. (2024). Digital muftis: The role of LLMs in fatwa issuance and the challenge of human agency. *Journal of Law and Religion*, 39(3), 210–234. <https://doi.org/10.1017/jlr.2024.15>

جب ایک مشینی نظام مارکیٹ کی اتار چڑھاؤ کا تجزیہ کر کے 'عدم توازن' کی نشاندہی کرتا ہے، تو فقہاء اس بات کا فیصلہ کرنے میں بہتر پوزیشن میں ہوتے ہیں کہ آیا اس معاملے میں 'جوئے' (Qimar) کی علامات موجود ہیں یا یہ خالص معاشی سرگرمی ہے۔ مالیاتی فقہ میں AI کی شمولیت 'شفافیت' (Transparency) کے اس قرآنی مطالبے کو پورا کرنے میں مدد دیتی ہے جو 'اکل اموال بالباطل' (غلط طریقے سے مال کھانا) کی ممانعت کرتا ہے۔ اگر الگورتھم کی منطق پوشیدہ (Black Box) ہو، تو فریم ورک اسے 'غریب فاحش' تصور کرتے ہوئے مسترد کر دیتا ہے، جبکہ ایکسپلین ابل اے آئی (XAI) کے ذریعے حاصل ہونے والے نتائج کو 'عرف عام' اور 'مصلحت' کے تحت قبولیت حاصل ہو سکتی ہے۔

مضمون کا یہ سیکشن بین الاقوامی پڑھنے والوں کے لئے زیادہ دلچسپی کا باعث ہے، کیونکہ ٹیکنالوجی کی ترقی کبھی بھی سیاسی مفادات سے خالی نہیں ہوتی۔ موجودہ مصنوعی ذہانت کے ماڈلز جن 'ڈیٹا سیٹس' پر تربیت یافتہ ہیں، وہ زیادہ تر مغربی علمیات (Western Epistemology) کے زیر اثر تیار کیے گئے ہیں۔ اس صورتحال میں 'ڈیٹا نوآبادیات' (Data Colonialism) کا خطرہ موجود ہے، جہاں اسلامی فقہی ڈیٹا کو سیکولر لیبرل الگورتھمز کے ذریعے 'ری ڈیزائن' (Redesign) کیا جاسکتا ہے۔ جب ایک غیر مسلم ادارے کا تیار کردہ AI سسٹم وراثت یا ازدواجی حقوق پر مشورہ دیتا ہے، تو وہ لاشعوری طور پر انفرادی آزادی کے اس تصور کو ترجیح دیتا ہے جو اسلامی اجتماعی مصلحت سے متصادم ہو سکتا ہے اور اس سے لازمی طور پر یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ وہ اسلامی قانون کے علماء اور فقہاء کو بہت ہی منطقی طریقے سے غیر اسلامی قانونی ڈھانچے میں ڈھال رہا ہوتا ہے۔ لہذا، 'محفظہ دین' کے جدید تقاضوں میں 'ڈیٹا کی خود مختاری' (Data Sovereignty) کا حصول ناگزیر ہے۔ ہمیں ایک ایسے 'عالمی شرعی ڈیٹا بینک' کی ضرورت ہے جو اسلامی قانونی ورثے کو اس کی اصل روح کے ساتھ ڈیجیٹل دنیا میں محفوظ کر سکے، تاکہ مصنوعی ذہانت کا نظام 'ڈیجیٹل سامراج' کے بجائے 'وحی کے معاون' کے طور پر کام کر سکے اور تحقیقات کو بڑھانے کے لئے ہمیں خود مختاری کو کھونا نہ پڑے۔

6. بحث، مستقبل کے امکانات اور حتمی نتائج:

مصنوعی ذہانت کی فقہی میدان میں شمولیت محض ایک آلے کا اضافہ نہیں ہے، بلکہ یہ "قانونی ایجنسی" (Legal Agency) کے روایتی تصور کو ایک نئے ہائبرڈ ماڈل کی طرف دھکیل رہی ہے۔ اصولی فقہ میں 'اہلیت'

(Legal Capacity) کا تعلق انسانی عقل، شعور اور ذمہ داری (Responsibility) سے ہے، جو کہ فی الوقت مشینی وجود میں مفقود ہے۔ تاہم، جیسے جیسے الگورتھم پیچیدہ ہوتے جا رہے ہیں، ہم ایک ایسے 'ہائبرڈ قانونی نظام' (Hybrid Legal System) کی طرف بڑھ رہے ہیں جہاں انسانی مجتہد اور مشینی استدلال ایک دوسرے کے ساتھ باہم مربوط (Intertwined) ہوں گے۔ اس منظر نامے میں، سوال یہ نہیں رہے گا کہ آیا مشین مجتہد بن سکتی ہے، بلکہ یہ ہو گا کہ ایک مجتہد کے لیے مشینی معاونت سے صرف نظر کرنا کس حد تک علمی دیانت کے خلاف ہو گا۔ مستقبل میں، "تحقیق منط (Contextual Verification)" کے لیے AI کا استعمال شاید ایک 'اختیاری سہولت' کے بجائے ایک 'اصولی ضرورت' بن جائے، کیونکہ انسانی عقل کے لیے "بگ ڈیٹا" کے اس دور میں تمام متعلقہ حقائق کا احاطہ کرنا ناممکن ہوتا جا رہا ہے۔ یہ ہائبرڈ ایجنسی شریعت کے اطلاقی پہلوؤں میں ایک نئی روح پھونک سکتی ہے، بشرطیکہ ہم اس بات پر قائم رہیں کہ مشینی عقل 'خادم وحی' (Servant of Revelation) 'تو ہو سکتی ہے، لیکن اسے 'حاکم وحی' (Ruler of Revelation) کا درجہ کبھی نہیں دیا جاسکتا۔¹⁵

مصنوعی ذہانت کی آمد سے 'تقلید' اور 'اجتہاد' کے قدیم مباحث میں بھی ایک زبردست علمی ارتعاش پیدا ہونے کا امکان ہے۔ روایتی طور پر، وہ عامی جو مجتہد کی رائے پر عمل کرتا ہے، اسے 'مقلد' کہا جاتا ہے۔ اب اگر ایک عام انسان یا حتیٰ کہ ایک غیر متخصص عالم دین کسی 'اسلامک AI ماڈل' سے رہنمائی حاصل کرتا ہے، تو کیا یہ عمل ایک نئی قسم کی 'ڈیجیٹل تقلید' (Digital Taqlid) ہو گی؟ یہاں ہمیں ایک باریک فرق ملحوظ رکھنا ہو گا۔ اگر AI ماڈل صرف فقہی نصوص اور سابقہ فتاویٰ کو جمع کر کے پیش کر رہا ہے، تو یہ 'نقل' کے زمرے میں آئے گا، لیکن اگر وہ ڈیٹا کے نئے پیٹرنز کی بنیاد پر کسی نئے مسئلے کا حل تجویز کر رہا ہے، تو یہ ایک ایسا 'مشینی استنباط' ہے جس کی حجیت اب تک اصول فقہ کے طے شدہ ضابطوں سے باہر ہے۔ اس چیلنج کا حل یہ ہے کہ ہم 'اجتہادِ جمعی' (Collective Ijtihad) کے دائرے کو وسیع کریں اور AI کو اس کے ایک مشاورتی رکن (Consultative Element) کے طور پر قبول

¹⁵ Hildebrandt, M. (2020). *Law for computer scientists and other folk*. Oxford University Press.

کریں۔ اس طرح، 'تقلید' کی لکیریں دھندلی ہو جائیں گی اور ایک ایسا تعمیری اجتہادی ماحول پیدا ہو گا جہاں ٹیکنالوجی 'جمود' کو توڑنے اور 'جدت' کو ضابطہ بند کرنے میں معاون ثابت ہوگی۔

7. حتمی خلاصہ بحث اور نتائج: (Conclusion & Synthesis)

اس مقالے کی پوری بحث کا نچوڑ یہ ہے کہ مصنوعی ذہانت اور فقہ اسلامی کے درمیان تصادم ناگزیر نہیں ہے، بلکہ یہ ایک 'عملیاتی اشتراک' کا موقع فراہم کرتا ہے۔ ہماری تحقیق نے ثابت کیا ہے کہ AI اپنی شماریاتی اور امکانی (Probabilistic) نوعیت کے باعث اگرچہ 'منصب اجتہاد' کی اہل نہیں، مگر 'تحقیق مناط' کے پیچیدہ ترین مراحل میں یہ انسانی عقل کی بہترین مددگار ہے۔ 'مشینی منطق' کا 'بلیک باکس' (Black Box) 'ہونا شریعت کے تصور' بیان (Explainability) کے خلاف ہے، اس لیے ہم نے ایک ایسے 'ایکسپلین ایبل' (XAI) 'ماڈل کی ضرورت پر زور دیا ہے جو ہر نتیجے کی فنی اور اصولی توثیق فراہم کر سکے۔ مقالے کا بنیادی نتیجہ یہ ہے کہ شریعت کے 'وجود تقدس' (Ontological Sanctity) کی حفاظت کے لیے ضروری ہے کہ مصنوعی ذہانت کو ہمیشہ 'انسانی نگرانی' (Human-in-the-loop) کے فریم ورک میں رکھا جائے، تاکہ 'مصلحت' کے نام پر 'مفسدت' کا دروازہ نہ کھل سکے۔

8. عملی سفارشات: (Strategic Recommendations)

مستقبل کے حوالے سے یہ مقالہ درج ذیل تین بنیادی سفارشات پیش کرتا ہے:

اول، ایک 'عالمی شرعی ڈیٹا بینک' (Global Shariah Data Bank) کا قیام عمل میں لایا جائے جہاں اسلامی فقہی ورثے کو اس کی اصل روح اور اصولی ترتیب کے ساتھ محفوظ کیا جائے، تاکہ 'مشینی تربیت' (Model Training) کے دوران 'ڈیٹا نوآبادیات' اور 'اسلاموفوبک تعصبات' کا تدارک ممکن ہو۔

دوم، مدارس اور جدید جامعات میں 'ڈیجیٹل مجتہدین' (Digital Jurists) کی ایک نئی کھیپ تیار کی جائے جو اصول فقہ کے ساتھ ساتھ 'الگورتھمک لاجک' (Algorithmic Logic) اور 'ڈیٹا سائنس' کی گہری سمجھ رکھتے ہوں۔

سوم، بین الاقوامی سطح پر ایک 'مقاصدی آڈٹ فریم ورک' (Maqasidi Audit Framework) 'وضع کیا جائے جو عالمی سطح پر تیار ہونے والے AI قوانین) جیسے (EU AI Act کے ساتھ مکالمہ کر سکے اور ٹیکنالوجی کی اخلاقی جہتوں کو وحی کے آفاقی مقتضیات سے ہم آہنگ کر سکے۔

حتی طور پر، مصنوعی ذہانت کو ہم ایک چیلنج کے بجائے ایک 'موقع' (Opportunity) کے طور پر دیکھتے ہیں جس کے ذریعے فقہ اسلامی کو ڈیجیٹل دور کی زبان اور رفتار کے ساتھ ہم آہنگ کیا جاسکتا ہے، بشرطیکہ ہماری عقل 'وحی' کے چراغ سے روشنی حاصل کرتی رہے۔